کرنیشنل کانفرنس بحیثیت مجموعی عوام کے جذبات اور ان کی امنگوں کی ترجمان ہے۔ اس لیے اصل طاقت کانفرنس کی ہے، فاروق عبداللہ کی نہیں۔

اب سوال یہ ہے کہ ملک میں علاقائی خود مختاری کے رجحانات کیوں ترقی پذیر ہیں؟ جواب یہ ہے کہ یہ ایک بڑا وسیع ملک ہے جس میں زبان، کلچر، معاشرت اور مذہب کے علاقائی اختلافات بڑی کثرت سے ہیں، زبان کی اساس پر صوبوں کی تشکیل نو نے ان اختلافات کو ایک مستقل وحدت بنا دیا ہے، ایک طرف علاقائی اختلافات کا یہ عالم ہے اور دوسری جانب اپنی بے عملی، خود غرضی اور تنگ نظری کے باعث مرکز ریاستوں کا اعتماد حاصل کرنے میں ناکام رہا ہے، قومی یکجہتی کا بس فقط نام ہی نام ہے، ورنہ اس کا کہیں وجود نہیں، عوام کی معاشرتی اور معاشی حالت اس درجہ زبوں ہے کہ کسی ملک کے عوام کی حالت ایسی نہیں ہوگی، تاریخ بتاتی ہے کہ جب کبھی کسی ملک میں اس قسم کے حالات پیدا ہوئے ہیں ملک میں انقلاب ضرور آیا ہے۔ اس ملک پر بھی انقلاب کے بادل تلے کھڑے ہیں، بس برسنے کی دیر ہے مگر سوال یہ ہے کہ اس انقلاب میں مسلمانوں کا رول کیا ہوگا؟ یا فقط گردش روزگار کے وہ صرف ایک تماشائی بن کر رہیں گے، جیسے کہ اب تک رہے ہیں۔

برہان بابت دسمبر ۸۲ء کے نظرات میں ان لکچروں کا ذکر آیا تھا جو راقم الحروف نے اقبال انسٹی ٹیوٹ، کشمیر یونیورسٹی میں علامہ اقبال کے خطبات نومبر ۱۹۸۲ء میں دیے تھے، اب اطلاعاً عرض ہے کہ اقبال انسٹی ٹیوٹ نے آفسٹ پر یہ لکچر شائع کر دیے ہیں، شروع میں چھ صفحوں کا دلچسپ اور بصیرت افروز مقدمہ پروفیسر آل احمد سرور ڈائرکٹر کے قلم سے ہے، ضخامت ۸۸ صفحات، تقطیع متوسط، قیمت/۱۰ ملنے کا پتہ: مکتبہ جامعہ لمیٹڈ، جامعہ نگر نئی دہلی ۱۱۰۰۲۵